سوال

مہر بتائے بغیر عقد نکاح کرلیا

جواب

لحمد للہ.

عقد نکاح میں مہر کا ذکر نہیں ہوا تو نکاح صحیح ہے لیکن اس صورت بیوی کو مہر مثل دیا جائیگا.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

مہر کا نام نہ لیا جائے تو عام اہل علم کے ہاں عقد نکاح صحیح ہوگا، اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

ۃ(236).

روایت کیا جاتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کا مہر مقرر نہ کیا گیا اور نہ ہی اس عورت سے دخول کیا اور اسی حالت میں فوت گیا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا :

عورتوں جتنا مہر دیا جائیگا، نہ تو اس سے کم اور نہ ہی زیادہ، اور اس عورت پر عدت ہوگی، اور اسے وراثت بھی ملے گی، تو معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ اٹھے اور کہنے لگے :

"رسول کریم صلی اللہ وسلم نے بروع بنت واشق جو ہماری عورتوں میں سے تھی کے متعلق بالکل وہی فیصلہ کیا جو آپ نے کیا ہے "

اسے ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے " انتہی

ہ(182/7).

ر کے نکاح کو نکاح تفویض کا نام دیا جاتا ہے، اور اس کی دو قسمیں ہیں :

ا : تفویض البضع :

بغیر مہر نکاح کردے، اور کہے کہ : میں نے تیرے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کردی، اور مخاطب کہے : میں نے قبول کرلی، اور اس میں مہر کا ذکر نہ کیا جائے جیسا کہ آپ کے ساتھ ہوا ہے.

سری قسم :

: یہ کہ عقد نکاح میں مہر کا ذکر تو کیا گیا ہو لیکن اس کی تعیین اور تحدید نہ ہوئی ہو کہ کتنا دیا جائیگا مثلا دولہا ولی کو کہے کہ میں اتنا مہر ادا کرونگا جتنا تم چاہو گے، یا پھر ولی دولہا کو کہے جتنے آپ چاہتے ہیں مہر ادا کردیں یا اس طرح کے اور الفاظ.

دونوں صورتوں میں مہر مثل دیا جائیگا.

ر مثل کی تحدید قاضی کریگا تا کہ اختلاف اور نزاع ختم ہو، اور اگر وہ قاضی کے پاس جائے بغیر ہی کسی پر راضی ہوجائیں تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ حق ان دونوں کا ہے کسی اور کا نہیں.

المستقنع میں درج ہے :

البضع صحیح ہے، اور تفویض المہر بھی صحیح ہے اس صورت میں عورت کو عقد نکاح میں مہر مثل ملے گا، اور اس کو حاکم اور قاضی متعین کرکے لاگو کریگا، اور اگر وہ اس سے پہلے ہی دونوں راضی ہوجائیں تو جائز ہے " انتہی

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

سے قبل راضی ہوجائیں " یعنی اگر وہ قاضی اور حاکم کے پاس گئے بغیر ہی راضی ہوجائیں تو حق ان دونوں کا ہے، یعنی اس میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم قاضی کے پاس کیوں جائیں؟ بلکہ ہم آپس میں اتفاق کرلیتے ہیں، خاوند کہے کہ مہر ایک ہزار اور بیوی دو ہزار مانگے، اور لوگ اس کا درمیانہ حال

غ(305/12).

ے آپ جان سکتے ہیں کہ نکاح صحیح ہے، اور جس مہر پر خاوند اور بیوی متفق ہوگئے ہیں اگر بیوی عقلمند ہے تو وہ مہر صحیح ہے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

111127